سوال

کیا نماز عید گھر میں ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز عید ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے، بالغ انسان کے لیے اسے چھوڑنا قطعاً جائز نہیں ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بھی نماز عید کے لیے حاضر ہونے کا حکم دیا ہے، بلکہ وہ عورتیں جن کے خاص ایام چل رہے ہوں انہیں بھی نماز عید کے لیے جانے کا حکم دیا، لیکن فرمایا: ایسی عورتیں عید گاہ سے الگ بیٹھیں گی، جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنها بیان کرتی ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلاَةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِحْدَانَا لاَ يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ. قَالَ: لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا (صحيح البخاري، الحيض: 324، صحيح مسلم، صلاة العيدين: 890)

ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم قریب البلوغ، حائضہ اور کنواری عورتیں سب کو، عید الفطر اور عید الاضحی کے موقع پر (عید گاہ) لے کر جائیں، لیکن حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، وہ خیر اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں, میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو (وہ کیا کرے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کی بہن اپنی اوڑھنی دے دے"۔

اس لیے انسان کو چاہیے کو وہ ہر صورت نماز عید کے لیے حاضر ہو، لیکن اگر بیماری یا کسی معقول عذر کی بناء پر وہ باجماعت عید کی نماز نہیں پڑھ سکا، تو اسے چاہیے کہ گھر میں ہی اس کی قضائی دے، اس کا طریقہ معروف عید نماز والا ہی ہو گا کہ دو رکعت ادا کرے گا، پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ اضافی تکبیرات کہے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَأتُوهَا تَسعَوْنَ، وَأتُوهَا تَمشُونَ وعليكم السَّكِينَةُ، فما أدركتُم فصلُّوا، وما فاتكم فأتمُّوا (سنن أبي داود، الصلاة: 572، سنن ابن ماجه، المساجد والجماعات: 775) (صحيح)

جب نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو بھاگتے ہوئے نماز میں شامل ہونے کی کوشش نہ کرو، بلکہ وقار اور سکون سے آؤ، جو (نماز) تمہیں مل جائے اسے ادا کرو، اور جو رہ جائے اس کی قضائی دے دو۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو حکم دیا، اپنے اہل و عیال کو بھی جمع کیا، پھر سب کو ویسے ہی نماز عید پڑھائی جیسے امام لوگوں کو نماز عید پڑھاتا ہے اور تکبیرات بھی کہیں۔ (صحيح البخاري: بَابٌ: إِذَا فَاتَهُ العِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ، وَمَنْ كَانَ فِي البُيُوتِ وَالقُرَى (2/23)، تغليق التعليق: 2/386).

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03. فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ